غیر مبایعین کی درشت کلامی

حال میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے غیر مبایعین کے متعلق یہ فرمایا۔ کہ ان میں نئے سرے سے تبلیغی جدوجہد شروع کی جائے۔ تاکہ جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہدایت مقدر کی ہو۔ ان کو ہدایت پانے کا موقعہ ملے تو ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ جو دوست غیر مبایعین کے متعلق مضمون لکھیں۔ نرمی اور محبت سے لکھیں۔ اور جوابی طور پر بھی سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ جماعت احمدیہ حضور کے اس ارشاد کی پوری پوری پابندی کر رہی ہے۔ اور غیر مبایعین کے متعلق شائع ہونے والی تحریروں میں پہلے سے بھی بہت زیادہ نرمی پائی جاتی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے ذمہ وار اصحاب حتیٰ کہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی روز بروز زیادہ دلآزار الفاظ استعمال کرتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ تو صاف ہے۔ کہ جو لوگ دلائل کے میدان میں شکست کھا جائیں۔ وہ درشت کلامی کو اپنا سہارا بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح فضا خراب کر کے حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنے والوں کے لئے روک کاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ طریق عمل اختیار کرنے والے غیر مبایعین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خواہ وہ سخت گوئی اور دل آزاری میں کتنے ہی بڑھ جائیں۔ ہم سے اس کا جواب سننے کی توقع نہ رکھیں۔ ہماری ساری توجہ اور کوشش اصل مسائل پر ہی مرکوز رہے گی اور ہم متانت اور سنجیدگی کے ساتھ انہیں پیش کرتے رہیں گے۔ البتہ شریف۔ اور سنجیدہ مزاج اصحاب کو یہ بتانے کے لئے کہ غیر مبایعین کا افلاس دلائل کس حد تک پہونچ چکا ہے۔ ان کی درشت کلامی کا نمونہ پیش کرتے رہیں گے ؂

حال میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جنہیں مولوی محمد علی صاحب سے بہت قریبی تعلق ہے "مصلح موعود کا دعوےٰ کرنے کا نیا انداز" کے عنوان سے ۸۔جون کے پیغام صلح میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جو شروع سے لے کر آخر تک سخت کلامیوں۔ بے جا طعن و تشنیع اور ناروا افترا پردازیوں سے پُر ہے۔ اور اس میں جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے کے لئے پورا زور صرف کر دیا گیا ہے۔ اس کے تمہیدی الفاظ یہ ہیں۔ کہ "دین میں نئی نئی اختراع کرنے کا سہرا جناب میاں محمود احمد صاحب کے سر زیب دیتا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے"۔ اور خاتمہ یوں کیا گیا ہے۔ کہ "میں آتے وانے مصلح موعود کو ان تمام لغویات سے پاک سمجھتا ہوں"۔ جس مضمون کی ابتدا اور انتہا یہ ہو۔ اس کے اندر جو کچھ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ چند فقرات بطور مثال درج ذیل ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) "آئے دن عجیب و غریب اختراعات جناب میاں صاحب کا دماغ کرتا رہتا ہے ایک نئی اپچ اور نیا اختراع جناب میاں محمود احمد صاحب نے مصلح موعود کے دعوے میں بھی پیدا کیا ہے"۔

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کر کے لکھا ہے "ہم پیغامیوں کی نظر میں مذکورہ بالا حصہ تقریر ایک لغو اور لایعنی کلام سے بڑھ کر نہیں"۔

(۳) پھر لکھا ہے "میاں محمود احمد صاحب اس قسم کی طفلانہ مثالیں بیان کر دینے کے عادی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ یا تو مریدوں کی طفلانہ ذہنیت کو مدنظر رکھتے ہوئے میاں صاحب موصوف اسی قسم کی طفلانہ مثالوں سے انہیں بہلا دیا کرتے ہیں۔ یا پھر معاف کیجئے خود پیر صاحب بھی اسی ذہنیت کے مالک ہیں"۔

(۴) "ایک ہی وقت میں دو متضاد امور میاں صاحب موصوف کے خوارق میں سے ہے"۔

(۵) "اپنی جان بچانے کے لئے دو رستے تجویز کئے۔ ایک تو یہ کہ خود ذات باری تعالےٰ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ کہ وہ میاں صاحب کی صداقت پر دلائل مہیا کرے۔ ورنہ شدید ترین الزام اس پر عائد ہوگا۔ دوسرے ان تنخواہ دار ملازموں کو آگے کیا۔ جو آخر اسی دن کے لئے ٹکڑے توڑتے ہیں"۔

(۶) "میاں صاحب موصوف خطبہ جب دیں گے۔ تو صریح طور پر مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ بھی کر جائیں گے۔ اور جو کچھ دل چاہیگا بول بھی جائیں گے۔ لیکن جب دلیل دینے کا وقت آئے گا۔ تو میاں صاحب ریل بن جائیں گے۔ اس وقت وہ صاف کہدیں گے کہ کہیں ریل بولتی ہے۔ جو میں بولوں کہیں ریل دعوےٰ کرتی ہے۔ جو میں کروں"۔

اس مضمون میں تمام اسی قسم کی گوہر افشانی کی گئی ہے۔ اور ایک ایک لفظ ایسا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے لئے حد درجہ دل آزار۔ اور تکلیف دہ ہے۔ لیکن گلہ کس سے کیا جائے۔ وہ لوگ جو آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیر کرتے رہتے ہیں۔ ان سے اور کون بچ سکتا ہے۔ اور جب ان لوگوں کے پاس سوائے درشت کلامی اور بدگوئی کے کچھ ہے ہی نہیں۔ تو وہ اور کیا پیش کریں؂

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی پیچش کی وجہ سے علیل رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز رہی۔ دعا ہے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دن بھر ضعف رہا۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھیرہ سے واپس آگئے ہیں۔

افسوس آج نو بجے رات مفتی فضل الرحمن صاحب حکیم کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے داماد اور فن طبابت میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ ہمیں اس صدمہ میں ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

امریکہ میں احمدی سائیکلسٹ کی شاندار کامیابی

امریکہ کے اخبار ڈینور پوسٹ کولوراڈو مورخہ ۲ اپریل ۱۹۴۰ء سے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی ابن جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے سائیکل ریس میں ایسا ریکارڈ قائم کر دیا۔ جسے پرانے اور مشاق سائیکلسٹ متواتر تین سال کی سر توڑ کوشش کے باوجود توڑنے سے قاصر رہے ہیں۔ مہتہ صاحب جو کہ آجکل کولوراڈو امریکہ میں گورنمنٹ کی طرف سے کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں گولڈن سائیکلنگ کلب قائم کی۔ اس کلب نے کولوراڈو سٹیٹ میں سائیکل ریس کا ایک مقابلہ کرایا جس میں امریکہ کے دور دراز کے مشہور سائیکلسٹ شریک ہوئے۔ جن میں ریاست کولوراڈو کے چیمپین مسٹر ڈور ہنڈ وغیرہ بھی شامل تھے۔ مگر مسٹر مہتہ نے اعلیٰ اعزاز کے ساتھ تمام مقابلہ کنندگان کو شکست دی۔ اور اس طرح وہ نہ صرف آل انڈیا چیمپین سائیکلسٹ ہیں۔ بلکہ آل کولوراڈو سٹیٹ سائیکلسٹ چیمپین بھی قرار دیئے گئے۔ اور گولڈن کلب تجویز کر رہا ہے۔ کہ کل یونائیٹڈ سٹیٹس کے نمائندوں کی سائیکل ریس کا انتظام کرے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مسٹر مہتہ کو اس میں بھی کامیابی عطا کرے۔

ہم اس کامیابی پر جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ یہ مبارکباد اس لئے اور بھی درزی ہے کہ عزیز موصوف کی نسبت صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ نے اپنی رپورٹ میں خوشکن ذکر کیا ہے۔

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

ایل ایم پی کلاس میں داخلہ کی درخواستیں پرنسپل کے دفتر میں ۱۵ جولائی سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔ (۱) شرائط داخلہ مندرجہ ذیل ہیں:- (ا) امیدوار کی عمر ۱۷ برس سے ۲۳ برس تک ہو یا ۱۷ سال سے کم ہونی چاہیئے۔ (ب) امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ پنجاب کا باشندہ ہو (اگر صوبہ سرحد یا کسی ریاست کا باشندہ ہو۔ تو وہ صوبہ سرحد یا اس ریاست کی طرف سے نامزد ہو کر داخل ہو سکتا ہے) (ج) ایف ایس سی میڈیکل گروپ کا امتحان پاس کیا ہو۔ (د) صحت اچھی ہونی چاہیئے۔ اگر نظر خراب ہو تو عینک لگوا کر آنا چاہیئے۔

(۲) درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹوں کا ہونا ضروری ہے۔ (ا) ایف ایس سی میڈیکل گروپ پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ (ب) کالج کے پرنسپل سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ۔ جس میں عمر اور چال چلن کا ذکر ہونا ضروری ہے (ج) اپنے علاقہ کے تحصیلدار یا اس سے بڑے عہدہ دار سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ (د) اپنے علاقہ کے کسی معزز شخص سے تصدیق کردہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ (نوٹ) مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس Superintendent Govt. قیمتاً مل سکتا ہے۔ داخلہ کے فارم وغیرہ پرنسپل کے دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ پڑھائی کا عرصہ پانچ سال ہے۔ مرزا عبد الرحیم میڈیکل سٹوڈنٹ

زمیندارہ جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

گزشتہ ماہ میں زمیندار جماعتوں کی خدمت میں ایک سلسلہ وار تحریک بھجوائی گئی تھی جس میں توجہ دلائی گئی تھی کہ چندہ کی وصولی کا ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ کھلیانوں سے ہی ہر ایک قسم کا چندہ وصول کر لیا جائے۔ خواہ چندہ عام وغیرہ ہو یا چندہ جلسہ سالانہ۔ اور اس کام کے لئے اگر محصلین کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہو تو بڑھا لی جائے۔ امید ہے کہ اس اعلان پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہو گا۔ اب اس سلسلہ میں مزید توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جس قدر غلہ چندہ میں فراہم ہوا ہو اسے جلد فروخت کر کے رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ نرخ کی نگرانی کا ہر گز خیال نہ کیا جائے۔ اور نہ چندہ کا غلہ کسی کے پاس ادھار فروخت کیا جائے۔ اور کوشش ایسی ہو کہ سب سے چندہ باقاعدہ اور باشرح وصول ہو جائے۔ اور وصول شدہ چندہ کی رقم احتیاط سے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دی جائے۔ ناظر بیت المال

صوبہ بہار کے احباب سے ایک درخواست

صوبہ بہار کے ضلع آرہ کی تحصیل شہسرام میں چند گاؤں بطور جاگیر کے حضرت خواجہ میر درد مرحوم دہلوی کے خاندان کے ہیں۔ ان میں ہم تین بہن بھائیوں یعنی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور خاکسار سید محمد اسحٰق کا حصہ بھی ہے۔ یہ زمین بطور جاگیر کے ہے۔ یعنی ہمیں سرکار کو مالیہ نہیں دینا پڑتا۔ یہ سب زمینیں معاملہ پر وہاں ہی کے مقامی پانڈے برہمنوں کو کاشت پر دی ہوئی ہیں۔ سال میں ایک دفعہ سارے خاندان کے ایک مختار عام دہلی سے وہاں جا کر روپیہ وصول کر کے سب حصہ داروں کو ان کے حصوں کے مطابق روپیہ بھیجدیتے تھے اور یہ سلسلہ پچاس سال سے زیادہ عرصہ سے جاری تھا۔ مگر ہمارے موجودہ مختار عام جو ہمارے خاندان ہی کے ایک معزز غیر احمدی فرد ہیں۔ بسبب پیرانہ سالی کے اس کام سے دستکش ہو گئے ہیں۔ ان کے بعد ہمیں کوئی شخص ایسا موزون و معتبر نظر نہیں آتا جو سال بسال بہار میں جا کر ہمارا حصہ وصول کر کے لا سکے۔ اس لئے اب ہم تینوں بہن بھائیوں کا قصد ہے۔ کہ ہم یہ زمین فروخت کر دیں۔ اس غرض کے لئے ہم تینوں نے منشی محمد دین صاحب ملتانی مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سب رجسٹرار صاحب بٹالہ سے ایک مختار نامہ رجسٹری کرا کر اپنا مختار عام مقرر کیا ہے۔ مکرمی منشی صاحب عنقریب ہماری طرف سے ضلع آرہ تحصیل شہسرام میں ہماری زمین فروخت کرنے کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ سے صوبہ بہار کے احمدی دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر منشی صاحب موصوف دوران سفر میں ان سے ملیں۔ اور اس زمین کی فروخت کے سلسلہ میں انہیں دوستوں کی توجہ اور امداد کی ضرورت ہو۔ تو احمدی دوست ان سے تعاون فرما کر ہم کو مشکور فرمائیں۔

سید محمد اسحٰق از قادیان

نوٹس بنام ڈاکٹر احمد خان صاحب احمدیہ ڈسپنسری جودھپور

بمقدمہ مسمات امۃ الرحمٰن خان صاحب وغیرہ بنام ڈاکٹر احمد خان صاحب وغیرہ میں ڈاکٹر احمد خان صاحب کو فیصلہ کے لئے خطوط لکھے گئے۔ دو خطوط رجسٹری شدہ بھی بھیجے گئے۔ ان کی وصولی کی رسیدات بھی موجود ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب مذکور نے کسی خط کا جواب نہ دیا۔ اگرچہ ان کو لکھا بھی گیا تھا۔ کہ یہ خطوط سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایماء سے لکھے جا رہے ہیں۔ اس لئے اب بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر اس اخبار کے شائع ہونے سے پندرہ دن کے اندر انہوں نے مناسب جواب نہ دیا تو نظام سلسلہ عالیہ کے ماتحت ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

"اہلحدیث" نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ کی بائیسویں ۲۲ خرابی کا ذکر یوں کیا ہے :-

"دین . باوجودکہ وہ اپنے دین کو مخول اور تماشا خیال کرتے تھے۔ پھر اس کو مانتے بھی تھے" (۱۰ - مئی سنہ ۱۹۴۰ء)

یہ خرابی آج بھی ظاہر ہے۔ مسلمان ایک طرف تو دعوئی اسلام وحب رسول کرتے ہیں مگر دوسری طرف مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار کے الفاظ میں یہ حالت ہے :- کہ

"آج رسمی مسلمان جو مغربی تہذیب و تمدن کا حد سے زیادہ فریفتہ و شیدائی ہے اور برائے نام کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے آپ کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی نسبت کرتا ہے جس کا اولین مقصد یہ ہے۔ کہ ہر اسلامی رکن پر تنقید و تبصرہ کیا جائے اور اس کو تعلیمات اسلامی سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ اور ان اسلامی پابندیوں سے آزاد بھی رہیں۔ اور مسلمان بھی رہیں اور کہا جائے۔ع

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اور اگر کچھ کہا جائے۔ تو جواب ملتا ہے میاں اسلام کا نقطہ نظر بڑا وسیع ہے ایسی تنگ نظریوں اور کوتاہ بینیوں سے اسلام مبرا ہے۔ حتیٰ کہ اگر مسئلہ پردہ پر لب کشائی کی جائے۔ تو کہا جاتا ہے کہ پردہ مانع ترقی اور مخل آزادی ہے اور داڑھی کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے تو جواب ملتا ہے۔ کہ داڑھی میں اسلام نہیں چھپا" (اہلحدیث ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی تیئیسویں ۲۳ خرابی اہلحدیث نے یہ لکھی ہے :- کہ

"دنیا۔ دنیا کے مال و اسباب کو وہ اپنے حق میں رضاء الٰہی خیال کرتے ہوئے کہتے تھے۔ کہ نحن اکثر اموالاً و اولاداً وما نحن بمعذبین۔ یعنی چونکہ ہمارے مال اور اولاد زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہم کو عذاب نہ ہوگا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ سواد اعظم یعنی امت مسلمہ کی اکثریت جماعت احمدیہ کی مخالف ہے اور احمدی اقلیت۔ اور اس طرح اپنی اکثریت سے کثرت مالی و اولاد کے دعویدار اور نجات یافتہ ہونے کے مدعی۔ مگر جماعت احمدیہ کے حق میں جہنمی و دوزخی ہونے کے قائل ہیں

چوبیسویں ۲۴ خرابی منکرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "اہلحدیث" نے یہ لکھی ہے :-

"تکبر۔ تکبر صرف اس وجہ سے کرنا کہ نبی کے تابعدار چونکہ غریب غرباء لوگ ہیں۔ اور دین میں سبقت بھی انہی لوگوں نے کی ہے۔ اس لئے ہم ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ نبی اکرم کو حکم ہوتا ہے کہ لا تطرد الذین یدعون ربھم۔ یعنی ان غرباء کو جو اپنے رب ہی کو پکارتے ہیں نہ چھوڑنا"

تکبر کی برائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین میں بھی موجود ہے۔ اور آپ کے ماننے والوں کو غریب اور حقیر سمجھنے کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں :۔

الغرض ایک نبی کی سچائی کی بہت بڑی دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے وقت میں مبعوث ہوتا ہے۔ جبکہ خود اہل زمانہ پکار اٹھتے ہیں کہ ہماری خرابیوں کی انتہا ہو گئی۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم فھو ولیھم الیوم (نحل ع ۸) یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے جملہ انبیاء ایسے ہی وقت میں بھیجے گئے۔ جبکہ ان پر شیطان حکمران ہو کر ان کو خدا تعالیٰ کے احکام سے دور لے جاتا تھا۔ اب جبکہ ویسی ہی خرابیاں پائی جاتی ہیں جیسی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تھیں۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں عین ضرورت وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف

ہ تقویٰ و طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھدیا۔ نہ صرف یہ کہ میں زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہرگز توہین نہیں کی

حضور کے ایک خط میں مندرجہ امور کا ثبوت احادیث اور تاریخ سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط

"الفضل" ۲۲ فروری سنہ ۱۹۲۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پرانا مکتوب شائع ہوا جس میں حضور نے مکتوب الیہ کو تحریر فرمایا۔

"یاد رہے۔ کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہیئے"

اس اصل کے ماتحت حضور نے سائل کو لکھا۔

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں۔ کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا سخت منع ہے شیطان کا کام ہے۔ جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیئے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط میں مکتوب الیہ اور اس کے گھر والوں کو "وہمیوں" کی زندگی سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔ اور وسوسہ اور شکوک سے بچنے کی ہدایت کی۔ وہمی زندگی سے انسان آخر مالیخولیا وغیرہ امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان للوضوء شیطاناً یقال له الولھان فاتقوا وسواس الماء۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷) کہ وضوء کے بارے میں وسوسہ ڈالنے والا شیطان ولہان کہلاتا ہے۔ پانی کے متعلق جو وسوسے پیدا کئے جائیں ان سے بچو :۔

اسی بناء پر اسلام نے ہر چیز کی اصل حلت تسلیم کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول کسی چیز کی حرمت کا اعلان فرمائے اسلامی قانون کی رو سے ہر شخص بری ہے جب تک اس پر الزام ثابت نہ ہو جائے۔ اسلام کا یہ اصل بنی نوع انسان پر ایک بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے اوہام و وساوس سے نجات دے کر ہر بات کی بنیاد یقین پر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ دع ما یریبک الی ما لا یریبک کا سنہری اصل اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متذکرۃ الصدر خط میں مندرجہ بالا اصل کی تائید میں تحریر فرمایا ہے :-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر کپڑا پر منی گرتی تھی۔ تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑا نہیں دھوتے تھے۔ اور ایسے کنوئیں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے ظاہری پاکیزگی سے معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا۔ کہ جب تک یقین نہ ہو۔ ہر ایک چیز پاک ہے محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی"

ظاہر ہے۔ کہ اس عبارت میں جن امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ان سے صرف یہ بتلانا مدنظر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کے صحابہ کی زندگی وہمیوں کی طرح نہ تھی۔ بلکہ ان کے جملہ کاموں میں یہ اصل ملحوظ رہتا تھا۔ کہ "محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی" اور جب تک یقینی طور پر کسی چیز کا پلید ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ اسے پلید قرار نہ دیتے تھے :۔

توہین نبوی کا بے جا اعتراض

معاندین سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اس خط کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بہت طوفان برپا کیا گیا۔ اور ابھی تک کئی مخالف یہ اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ ایک دوست نے یہ اعتراض بھجوا کر بذریعہ اخبار "الفضل" جواب کی خواہش کی ہے۔

اگرچہ "الفضل" میں پہلے بھی اس اعتراض کا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر اب میں ذرا تفصیل سے اس پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ سارے خط کو پڑھنے سے کوئی انصاف پسند یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ واقعات حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے لئے ذکر کئے۔ اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس خط کا مدعا یہ ہے۔ کہ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں کی ہیں مگر ہیں ناپاک اور ناجائز۔ کیونکہ اس خط کا واضح مطلب یہ ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الطاہرین والطیبین ہیں۔ اور جو بات حضور سے ثابت ہو اس کو ناجائز اور ناپاک کہنا سراسر نادانی ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہے۔ کہ جن امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں صرف شک وشبہ ہے یقینی طور پر کسی چیز کا ناپاک ہونا ثابت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بتلا دیا۔ کہ صحیح طریق عمل کیا ہے مندرجہ بالا امر احتوں کے باوجود توہین نبوی کا اعتراض منصفانہ نہیں کہلا سکتا ہاں ایک صورت اعتراض کی ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے امور ذکر کئے گئے ہوں۔ جو حدیث وتاریخ سے ثابت نہ ہوں۔

تین امور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا خط میں تین امور کا ذکر ہے۔ چنانچہ حضور نے لکھا ہے۔

(۱) حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ اگر کپڑا پر منی گرتی تھی۔ تو ہم اس منی خشک شدہ کو فرجھاڑ دیتے تھے۔ کپڑا نہیں دھوتے تھے"

(۲) اور ایسے کنوئیں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے"۔

(۳) "عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے"۔

ذیل میں ان تینوں شقوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ بحث کی جاتی ہے۔

امر اول کا ثبوت

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں۔ وربما فرکتہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعی۔ کہ میں نے بسا اوقات خشک شدہ منی کو اپنی انگلیوں کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جھاڑا ہے یعنی کھرچا ہے۔ (ترمذی صـ۱۷)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یصلی فیہ۔ کہ آنحضرت پھر اسی کپڑے کے ساتھ نماز ادا فرما لیتے تھے۔
(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۵۲)

چنانچہ اسی بناء پر آئمہ حدیث کا مذہب یہ ہے۔ کہ فی المنی یصیب الثوب یجزئہ الفرک وان لم یغسلہ

حضرت ابن عباس نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ المنی بمنزلۃ المخاط فامطہ عنک ولو باذخرۃ (ترمذی صـ۱۷)

امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی کے صریح الفاظ وانی لاحکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یابسا بظفری درج کر کے امر اول کو کامل طور پر ثابت کر دیا ہے۔ ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ میں خشک منی کو آنحضرت صلعم کے کپڑوں سے اپنے ناخنوں سے کھرچ دیتی تھی۔
(مسلم مطبوعہ مصر صـ۱۲۶ باب حکم المنی)

امر دوم کا ثبوت

ہر شخص جس نے مدینہ شریف کی تاریخ پڑھی ہے۔ بخوبی جانتا ہے کہ ابتداءً مسلمانوں کو جس کنوئیں سے استعمال کے لئے پانی لینا پڑتا تھا۔ اس کی حالت بعض اوقات وہی ہوتی تھی۔ جو شق دوم میں درج ہے۔ اس کا ثبوت حسب ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔

اول۔ امام ترمذی۔ امام ابو داؤد۔ امام النسائی اور امام احمد نے اپنی کتب میں حضرت ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے۔ کہ قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر یلقی فیہ الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شیٔ
(مشکوٰۃ المصابیح صـ۵۱)

یعنی صحابہ نے عرض کی اے رسول خدا کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کر لیا کریں۔ اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے لتے پڑتے ہیں۔ کتوں کا گوشت اور دوسری متعفن اشیاء گرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

دوم۔ سنن الدار قطنی میں اسی روایت میں لکھا ہے۔ کہ صحابہ کرام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ انا نستقی الماء من بئر بضاعۃ وھی یلقی فیھا لحوم الکلاب والمحائض وعذر الناس کہ اے رسول خدا ہم بضاعہ کنوئیں سے پانی پیتے ہیں۔ حالانکہ اس میں حیض کے لتے وغیرہ پڑتے ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الماء طھور لا ینجسہ شیٔ۔
(دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۱)

سوم۔ امام النسائی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی بضاعہ نامی کنوئیں سے وضو کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر ابو سعید الخدری کے والد نے حضور سے دریافت بھی کیا۔ کہ اس کنوئیں کا تو یہ حال ہے۔ اور حضور اس سے وضو کر رہے ہیں۔ تو حضور نے جواب دیا الماء لا ینجسہ شیٔ۔
(سنن النسائی جلد اول صـ۱۷۴ مطبوعہ مصر)

چہارم۔ بئر بضاعہ کے متعلق علامہ سیوطی نے لکھا ہے۔

انما کان ذلک من اجل ان ھذہ البئر کانت فی الارض المنخفضۃ وکانت السیول تحمل الاقذار من الطرق وتلقیھا فیھا وقیل کانت الریح تلقی ذلک ویجوز ان یکون السیل والریح تلقیان جمیعا وقیل یجوز ان المنافقین کانوا یفعلون ذلک
(شرح النسائی جلد ۱ صـ۱۷۴)

یعنی چونکہ یہ کنواں نیچی زمین میں تھا اس لئے سیلاب راستوں سے کوڑا کرکٹ لے آتے۔ اور اس میں ڈال دیتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے۔ کہ ہواؤں سے ایسا ہو جاتا تھا۔ جائز ہے کہ سیلاب اور آندھی دونوں کے ذریعہ ایسا ہوتا ہو۔ بعض کا خیال ہے کہ منافق ازراہ شرارت ایسا کیا کرتے تھے۔

ان حوالجات سے امر دوم کا ثبوت روز روشن کی طرح مل جاتا ہے۔ جب تک حضرت عثمان رضی نے ایک گراں قدر رقم خرچ کر کے ایک کنواں مسلمانوں کے لئے خرید نہ لیا۔ عام طور پر بضاعہ کنوئیں کا پانی استعمال ہوتا تھا۔

امر سوم کا ثبوت

یہ حصہ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ عیسائیوں وغیرہ کا تیار کردہ پنیر استعمال کر لیا کرتے تھے۔ حسب ذیل حوالجات سے ثابت ہے۔

اول۔ عن ابن عمر قال اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی تبوک فدعا بسکین فسمی وقطع (سنن ابو داؤد جلد ۲ صـ۱۴۶ مطبوعہ مصر کتاب الاطعمۃ) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں پنیر لایا گیا۔ حضور نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا

دوم۔ واُھدی لہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اھل الکتاب جبنۃ فدعا بالسکین فسمی اللہ وقطع واکل (انسان العیون المعروف السیرۃ الحلبیۃ جلد ۳ صـ۱۶۱) یعنی (تبوک کے مقام پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض عیسائیوں نے پنیر بطور تحفہ پیش کیا۔ حضور نے چھری منگوائی۔ اسے کاٹا اور کھایا۔

سوم۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی تبوک من عمل النصاری فقیل ھذا طعام تصنعہ المجوس فدعا بسکین فسمی وقطع رواہ ابو داؤد ومسدد وغیرھما وروی الطیالسی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما فتح مکۃ رأی جبنۃ فقال ما ھذا فقالوا طعام یصنع بارض العجم فقال ضعوا فیہ السکین

وکلوا اور روی احمد والبیھقی عنہ أتی النبی بجبنۃ فی غزاۃ تبوک فقال این صنعت ھذہ قالوا بفارس نحن نری ان یجعل فیھا میتۃ فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم اطعموا وفی روایۃ ضعوا فیھا السکین واذکروا اسم اللّٰہ تعالیٰ وکلوا (جلد ۴ صفحہ ۳۳۵)

یعنی نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس تبوک میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر لایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ کھانے کی چیز مجوسی تیار کرتے ہیں۔ حضور نے چھری منگوا کر اسے کاٹا۔ یہ تو ابو داود اور مسند وغیرہ کی روائت ہے۔ طیالسی نے ابن عباس سے روائت کیا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ تو وہاں پنیر دیکھا دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ کہا گیا۔ کہ یہ کھانے کی چیز عجمیوں کے ہاں بنتی ہے حضور نے فرمایا۔ کہ اس کو چھری سے کاٹ کر کھا لو۔ احمد اور بیہقی کی روائت ہے۔ کہ غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لایا گیا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں تیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا فارس میں۔ اور ہماری رائے ہے کہ اس میں مردار ڈالتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھا لو۔ دوسری روائت میں ہے کہ اسے چھری سے کاٹ کر اللّٰہ کا نام لے کر کھا لو۔“

چہارم:۔ حضرت شاہ ولی اللّٰہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی مشہور کتاب ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء میں نقل کیا ہے:۔ قال عمر بن الخطاب کلوا الجبن مما یصنع اھل الکتاب (جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

یعنی حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب کا تیار کیا ہوا پنیر کھا لیا کرو۔

پنجم۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں:۔ ”بغوی نے حضرت عمرؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے۔ کہ عیسائی جو پنیر بناتے ہیں۔ اس کو کھاؤ۔ عیسائیوں وغیرہ کا کھانا آجکل مکروہ اور ممنوع بتایا جاتا ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے معاہدات میں یہ قاعدہ داخل کر دیا تھا کہ جب کسی مسلمان کا گذر ہو۔ تو عیسائی اس کو تین دن مہمان رکھیں۔“ (الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۸۱)

ششم:۔ تفسیر المنار مطبوعہ مصر میں لکھا ہے:۔ ”وکان الصحابۃ یاکلون من طعام النصاری فی الشام بغیر نکیر“ کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ملک شام میں بغیر کسی قسم کے تردد کے عیسائیوں کے کھانے کھا لیا کرتے تھے۔ (جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

ہفتم:۔ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے جواباً فرمایا:۔ ”لا یتخلجن فی صدرک طعام“ یعنی ان کے کھانے کے متعلق تیرے دل میں کوئی خلجان پیدا نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس شخص کی طبیعت کے تشدد کو دیکھ کر حضور نے فرمایا ضارعت فیہ النصرانیۃ۔ کہ تو اس تشدد میں عیسائیوں کے تشدد کے مشابہ ہو رہا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

ثابت شدہ امور

ناظرین کرام! ان حوالجات سے مندرجہ ذیل امور بالبداہت ثابت ہیں (۱) آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے عیسائیوں اور مجوسیوں کا تیار کردہ پنیر تناول فرمایا۔ (۲) حضور نے اپنے صحابہ کو کھانے کی تلقین فرمائی (۳) عام مشہور تھا۔ کہ اس پنیر میں مردار ڈالا جاتا ہے۔ اس بات کا ثبوت زرقانی کا فقرہ ونحن نری ان یجعل فیھا میتۃ ہے (۴) حضور نے عام حالات میں نصاریٰ کے کھانے کی اجازت دی (۵) صحابہ شامی عیسائیوں کے کھانے بلا تردد کھا لیا کرتے تھے۔ (۶) حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے خاص طور پر اہل کتاب کے تیار کردہ پنیر کھانے کی اجازت دی۔

کیا ان حوالجات کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط میں مذکورہ امور میں سے کوئی امر ثابت شدہ نہیں؟ جب یہ سارے امور احادیث اور تاریخ اسلام سے بوضاحت ثابت ہیں۔ تو ان کا بیان کرنا ہرگز آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی توہین نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان امور کو بیان کرنا توہین ہے۔ تو تمام سلف صالحین کو بھی اس توہین کا مرتکب گردانا پڑے گا۔

مردار اور سؤر کی چربی کا سوال

زرقانی کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ صحابہ نے اس پنیر کے متعلق آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا ونحن نری ان یجعل فیہ میتۃ کہ ہمارے نزدیک اس پنیر میں مردار ڈالا جاتا ہے۔ ان کا یہ قول چشم دید شہادت پر مبنی نہ تھا۔ بلکہ عام مشہور بات کا انہوں نے ذکر کر دیا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کے اس قول کی پرواہ نہ کی اور فرمایا۔ چھری سے کاٹو اور اللّٰہ کا نام لے کر کھاؤ۔

اس جگہ اگر یہ سوال پیدا ہو کہ اس روائت میں سؤر کی چربی کا لفظ نہیں مردار کا ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ بے شک مجھے ابھی تک ”سؤر کی چربی“ کے لفظ والی روائت نہیں ملی۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امراً۔ مگر کیا میتۃ یعنی مردار میں سؤر کی چربی شامل نہیں ہو سکتی؟ اس جگہ میتۃ کی تعیین نہیں کی گئی۔ کہ وہ کونسا جانور تھا۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس پنیر کے بنانے والے عیسائی تھے اور عیسائی سؤر کھانے میں مشہور تھے۔ تو اس بات میں ذرا شبہ نہیں رہتا۔ کہ صحابہ کی مراد میتۃ سے سؤر کی چربی ہے۔ جس کے متعلق عام شہرت تھی علاوہ ازیں یہ بھی غور طلب امر ہے۔ کہ قرآن مجید میں بطور نص جن چیزوں کی حرمت مذکور ہے۔ ان میں میتۃ اور لحم الخنزیر موجود ہے۔ لیکن شحم الخنزیر (سؤر کی چربی) کا لفظ نہیں ہے۔ اگرچہ اجماع امت سے ضمنی طور پر اسے بھی لحم میں داخل قرار دے کر حرام قرار دیا گیا ہے۔ بہر حال مردار عام لفظ ہے اس میں سؤر کی چربی بھی داخل ہے۔ مردار کی حرمت کی شدت شریعت میں بطور نص وارد ہے۔ اور ظاہری طور پر بھی مردار روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی نقصانات کا زیادہ موجب ہے۔ زہریلے مواد پر مشتمل ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس جگہ مردار اور شحم الخنزیر کے فرق کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور نفس بیان میں بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نیز بہت ممکن ہے۔ کہ کسی روائت میں شحم الخنزیر کا لفظ بھی آیا ہو۔

میں نے اوپر کہا ہے۔ کہ میرے نزدیک صحابہ کے قول ونحن نری ان یجعل فیہ میتۃ سے مراد سؤر کی چربی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قرینہ حالیہ عیسائیوں کا اسے تیار کرنا اس پر دلالت کر رہا ہے اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ یہ روائت مسند ابی داؤد الطیالسی مطبوعہ حیدر آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۰ کے علاوہ مسند امام احمد بن حنبل میں بھی حضرت ابن عباسؓ سے جلد اول صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳ پر نیز جلد اول صفحہ ۳۴۴ پر آئی ہے۔ آخر الذکر حوالہ میں الفاظ یوں ہیں:۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی بجبنۃ قال فجعل اصحابہ یضربونھا بالعصی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ضعوا السکین واذکروا اسم اللّٰہ وکلوا۔

اس میں فقرہ فجعل اصحابہ یضربونھا بالعصی سے ظاہر ہے۔ کہ صحابہ کو اس پنیر سے مشہور عام خیال کی بناء پر شدید نفرت تھی۔ کہ وہ اسے چھڑیوں سے مار رہے تھے یا پرے کر رہے تھے۔ پس روائت میں میتۃ سے شحم الخنزیر ہی مراد ہے۔ لہذا سوال غلط ہے۔

اسلام کی خوبی

اصل بات یہ ہے کہ اسلام حنیفیت سمحاء ہے۔ وہ ہر حکم میں افراط تفریط سے پاک ہے۔ وہ شک و وہم کا شکار ہونے سے انسان کو بچاتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنے نمونہ سے اس کا ثبوت دیا۔ چونکہ مندرجہ بالا اشیاء کی حرمت یقینی طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ محض افواہ کی بناء پر کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے خود استعمال کر کے اور اسکی اجازت دیکر نوع انسان پر زبردست احسان فرمایا ہے۔ ورنہ مسلمانوں میں بھی اسی قسم کے وہم پرست پیدا ہو جاتے۔ جیسے کہ بعض دیگر تشدد پسند مذاہب میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صحیح تعلیم اور حضور سرور کونین صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کے ۲ متضاد بیانات

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا وہ دن تھا جب کہ جماعت احمدیہ پر ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک طرف نہایت ہی زبردست ابتلا کا دن تھا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وصال ہو چکا تھا۔ اور خلافت کے انتخاب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی طرف سے مخالفت کی مہم جاری تھی۔ دوسری طرف یہ دن اس لحاظ سے برکت کا موجب ثابت ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ نے خلافت کے عہدہ جلیلہ سے سرفراز فرمایا۔ اور غیر مبایعین کے سرکردہ اصحاب کی مخالفتوں اور روکاوٹوں کے باوجود تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت کے کثیر حصہ نے خلافت کی بیعت کر لی۔

اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے بار بار یہ کہا جاتا تھا۔ کہ خلافت کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں۔ اور جن لوگوں نے خلافت کی بیعت کی ہے۔ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ اور اس اکثریت کو وہ اپنی صداقت کی دلیل سمجھتے تھے۔ اور اسے لوگوں کے سامنے پیش کر کے انہیں بیعت خلافت سے روکتے تھے۔ چنانچہ اس بات کا تحریری ثبوت اس وقت کی بعض تحریروں سے میں درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) "افسوس موبدین خلافت کی تعداد کہنے کو تو دو ہزار بتلائی جاتی ہے۔ لیکن دراصل ایسے موبدین کی تعداد جو موجودہ خلافت کے معزات سے باخبر ہوں۔ اس قدر کم ہے۔ کہ جن کی تعداد چالیس مومن تو یک طرف رہے دس کے ہندسہ تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اور وہ بھی اپنے ہی گھر کے آدمی بجز ان دو چار اصحاب کے جو سخن چین بدبخت ہیزم کش امت کے مصداق ہیں۔"

(پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۲) "پانچ لاکھ آدمیوں میں سے دسواں حصہ بھی ایسا نہیں جس نے انہیں (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) خلیفہ اور مطاع تسلیم کیا ہو۔"

(پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۳) "کثیر حصہ جماعت کا مرکز وحدت سے الگ ہو گیا اور تھوڑے سے مرکز وحدت پر رہ گئے۔"

(پیغام صلح ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۴) "ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" (پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب وابستگان خلافت کی تعداد کو بہت کم سمجھتے تھے۔ اور اسے بار بار جماعت کے سامنے پیش کر کے اپنی صداقت کی دلیل گردانتے تھے۔ اور جماعت کے احباب کو خلافت کی بیعت کرنے سے روکتے تھے۔ گو حقیقت اس وقت بھی اس کے خلاف تھی اور امر واقعہ یہ تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند دوسرے رفقاء کے سوا عام لوگوں کی رائے خلافت کے حق میں تھی۔ اور انہوں نے بہت جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنے صدق و وفا کا ثبوت دیا۔ اور آپ کے ارشاد عالیہ کی تعمیل کی۔ لیکن اکابر غیر مبایعین کا چونکہ اس وقت جماعت کے اندر رسوخ تھا۔ اور یہ لوگ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے۔ اس لئے بیرونی جماعتوں پر اثر ڈالنے اور انہیں مغالطہ دینے کے لئے اس قسم کے اعلانات کئے جاتے رہے کہ اکثر لوگ خلافت کی تائید میں نہیں ہیں اور بہت کم لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انہیں اس مقصد و مدعا میں بری طرح ناکام رکھا اور باوجود ان کی کوششوں کے لوگ فوج در فوج بیعت خلافت میں داخل ہوئے۔ اور جماعت کی ایک بہت بڑی اکثریت مرکز وحدت پر جمع ہو گئی اور یہ کامیابی اور اکثریت ایسے معجزانہ طریق پر اللہ تعالےٰ نے عطا کی کہ آج خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور انہوں نے حسب عادت اپنی سابقہ تحریروں کو فراموش کرتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں بھی جماعت احمدیہ کی اکثریت خلافت کے حق میں تھی۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"جماعت قادیان ۱۹۱۴ء کے شروع میں یعنی اختلاف کے وقت خواہ چار لاکھ تھی اور خواہ چالیس ہزار یہ امر یقینی ہے۔ کہ جماعت لاہور اس وقت جماعت قادیان کے مقابلہ میں صرف دو فیصدی تھی۔"

(پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

الحمد للہ۔ اللہ صداقت اور روحانیت کی کتنی عظیم الشان فتح ہے۔ کہ آج سے چھبیس سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مخالفت کی وجہ سے مولوی محمد علی صاحب یہ اعلان کرتے تھے۔ کہ آپ کو "ابھی بمشکل قوم کے ۱/۲۰ حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" اور آج اسی قلم سے اس بات کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ اس وقت جماعت قادیان کے مقابلہ میں ہماری تعداد دو فیصدی تھی گویا ۹۸ فیصدی لوگوں نے آغاز اختلاف میں ہی حضرت امیر المومنین کی بیعت کو قبول کر لیا تھا۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

انٹرنس پاس نوجوانوں کی ضرورت

جن کی عمر ۱۸ سال سے ۲۲ سال تک ہو اور مندرجہ ذیل لیاقت رکھتے ہوں۔ فوراً اپنی درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر معہ نقول سرٹیفکیٹ و اسناد وغیرہ دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ایک محکمہ میں ضرورت ہے۔ وہاں پر بھجوا دی جائیں گی۔

(۱) انٹرنس پاس ٹائپ اور شارٹ ہینڈ جاننے والے (سٹینو گرافر)

(۲) " " سٹور کیپنگ کا کام جاننے والے۔

(۳) " " مکینکل یا الیکٹریکل انجنیئرنگ کورس پاس ہوں یا اس میں تعلیم پا رہے ہوں۔

ناظر امور خارجہ

وصیتیں

نمبر ۵۵۸۷ منکہ فضل الٰہی ولد نور الدین قوم ینڈ پیشہ ملازمت عمر اندازاً ۵۱ سال تاریخ بیعت ۵ فروری ۱۹۱۲ء ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت اندازاً ۱۱۰/۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فضل الٰہی لوکو ریلوے ورکشاپ ٹانگا برٹش ایسٹ افریقہ گواہ شد مختار احمد ایاز گواہ شد عبد الکریم ڈار صدر جماعت احمدیہ ٹانگا

نمبر ۵۶۰۴ منکہ امۃ اللہ زوجہ منشی غلام مصطفیٰ قوم بھٹی راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ماہ امان ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/۰ روپیہ ہے جو تاحال میرے خاوند صاحب کے ذمہ ہے اس کے سوا بالفعل اور کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی ماہوار یا سالانہ آمد ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کا ہوگا۔ بوقت وفات اس کے علاوہ جو کوئی اور جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری حین حیات میں جب کبھی آمد ماہوار یا سالانہ ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ رقم بوصولی حصہ جائیداد وضع ہوگی۔ العبد امۃ اللہ زوجہ غلام مصطفیٰ پوسٹمین رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقلم خود گواہ شد عبد اللطیف سیکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خان گواہ شد غلام مصطفیٰ پوسٹمین بقلم خود رحیم یار خان

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۰ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء تک پرنسپل صاحب طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ بڑھاپا آ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (صرف عہ ۱۵)

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ سفید چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ ۲)

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت زمرد۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ عنبر اشہب۔ کستوری نیپالی کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل ودماغ جگر کو طاقت دیتی ہے حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی وسرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان۔ مرد۔ عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲/ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۰ جون۔ فرانس میں جو برطانوی فوجیں لڑ رہی ہیں۔ ان کی امداد کے لئے کچھ اور دستے بھیجے گئے ہیں۔ مسٹر چرچل نے وزیر اعظم فرانس کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ ابھی اور بہت سی فوج تیار کی جا رہی ہے۔ جو عنقریب بھیجی جائے گی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ فرانس سے خبر آئی ہے کہ سمندر کے کنارے سے آرگن تک جنگ پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ دریائے سوم کے دہانہ سے کریمیولائن کے پاس نامہ میڈی تک گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے دریائے سیس کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اس وقت جرمن حملے پیرس سے سو میل دور تک ہو رہے ہیں۔ کل فرانسیسی توپخانے نے سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے ملی ہوئی جرمن فوجی چوکیوں پر شدید گولہ باری کی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ رائٹر کے فوجی نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ روم نے اسے اطلاع دی ہے۔ کہ صدر جمہوریہ امریکہ نے مسولینی سے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر اٹلی نے جنگ میں شرکت کی۔ تو بہت سے اور ملک بھی اس میں شامل ہونے پر مجبور ہوں گے۔ جن میں امریکہ بھی ہے۔

نیٹال کے رہنے والے ہندوستانیوں نے جنگ میں برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ امداد کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اپنی ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ جنوبی افریقہ کی حکومت سے مل کر مدد دینے کے انتظامات کرے۔

شملہ ۱۰ جون آج گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک غیر معمولی گزٹ میں ہندوستان کے بچاؤ کے متعلق ایکٹ میں ایک ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص قرضہ یا کسی اور لین دین میں کوئی سکہ یا نوٹ لینے سے انکار کرے گا تو اس پر مقدمہ چلایا جا سکے گا۔

بمبئی ۱۰ جون۔ مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے۔ کہ وار بورڈ اور جنگی کمیٹیاں بنانے کے متعلق وائسرائے ہند نے جو اعلان کیا ہے۔ اس پر لیگ کی ورکنگ کمیٹی اپنے اجلاس میں جو ہفتہ کے روز ہوگا غور کرے گی۔ اس وقت تک اس کی پوری پوری تفاصیل اور اس کا مطلب بھی معلوم ہو سکے گا۔ اس لئے اس سے قبل لیگ کا کوئی ممبر اس کے سلسلہ میں کسی کارروائی کا وعدہ نہ کرے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ ناروے سے اب اتحادی افواج واپس بلالی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ نارویجی افواج کے کچھ دستے بھی آئے ہیں۔ اور ان کو اس لئے بلایا گیا ہے۔ کہ تا اس بڑی لڑائی میں نازیوں کے خلاف استعمال کیا جائے۔ یہاں آج ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اقدام ناروے کے بادشاہ۔ اور نارویجی حکومت کی رضامندی سے کیا گیا ہے۔ یہ دونوں آجکل لنڈن میں ہیں۔ یہاں نارویجی فوجوں کو از سر نو ترتیب دے کر میدان جنگ میں بھیجا جائے گا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نارویک پر اتحادی قبضہ کی وجہ سے اب جرمنی کو کچا لوہا نہیں جا سکے گا۔

لنڈن ۱۰ جون۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لڑائی کے متعلق ابھی بہت زیادہ امید باندھنا درست نہیں۔ مشکلات ابھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ انگریزی فوجیں بائیں مورچہ پر فرانسیسی فوجوں کے ساتھ مل کر لڑ رہی ہیں۔ جہاں بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روئن کے پاس فرانسیسی مورچوں کے اندر کئی جرمن ٹینک گھس آئے ہیں۔ اور فرانسیسیوں نے ان کو پھانسنے کی جو چالیں اختیار کی تھیں۔ وہ کامیاب ہو رہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں کچھ تھک گئی ہیں۔ اور ان کا سامان بھی ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔

رائٹر کے فوجی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سمندر سے لے کر اراگون تک جنگ کو وسعت دینے کے یہ معنے ہیں کہ جرمنی نے اپنا ہر ایک سپاہی میدان میں جھونک دیا ہے۔ فرانسیسی مورچوں پر اتنا دباؤ ہے۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ مگر پھر بھی فرانسیسی فوجیں ڈٹی ہوئی ہیں۔ اب تک جرمنوں کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ ایک چھوٹے سے مورچہ پر سارا زور لگا دیتے تھے۔ مگر اب چونکہ محاذ بہت لمبا ہے۔ اس لئے ان کا زور ضرور ٹوٹ جائے گا۔

اتحادی ہوائی جہاز لڑنے والی فوجوں کی خوب مدد کر رہے ہیں۔ وہ جرمن فوجوں کے آنے جانے والے رستوں۔ سڑکوں۔ ریلوے سٹیشنوں اور تیل کے گوداموں پر خوب بم برساتے ہیں۔ تا جرمن فوجوں کو تیل اور دوسرا سامان نہ پہنچ سکے۔ وہ جرمن علاقوں پر بھی بم باری کرتے ہیں۔ چنانچہ کولون اور ریسنس اور ہیمبرگ پر بھی وہ بم برسا چکے ہیں۔ راٹرڈم میں تیل کے ذخائر پر بم پھینک کر آگ لگا چکے ہیں۔ ہفتہ کے روز فرانسیسی طیاروں نے برلن کی فیکٹریوں پر بم برسائے۔ ابھی تک برلن پر حملہ نہ ہوا تھا۔ وارسا۔ پیرس۔ بروسلز وغیرہ حتیٰ کہ گذشتہ لڑائی میں لنڈن پر بھی حملے ہوئے۔ مگر برلن پر نہ ہوا تھا۔ اب کے اسے بھی یہ سزا چکھنا پڑا۔

اب روس بھی اس معاملہ میں دلچسپی لے رہا ہے۔ کہ اٹلی جنگ میں کودتا ہے یا نہیں۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ابھی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اور اسوقت تک دیتا رہے گا۔ جب تک کہ اسے لڑائی کا نتیجہ معلوم نہ ہو۔ اگر وہ لڑائی میں کودا۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اتحادی اس کے مقابلہ کے لئے پہلے سے تیار ہیں۔ جنوبی فرانس۔ مشرق قریب۔ اور بحیرہ روم میں ان کی کافی فوجیں ہیں۔

شملہ ۹ جون۔ گورنر جنرل نے مرکزی اسمبلی کی میعاد یکم اکتوبر سے مزید ایک سال کے لئے بڑھا دی ہے۔

پیرس ۹ جون۔ آج جرمنوں نے سارے محاذ پر از سر نو حملہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس حملہ میں دشمن کی بیس لاکھ فوج اور چار ہزار ٹینک شامل ہیں۔

لاہور ۹ جون۔ لاہور میں خاکساروں کی سرگرمیوں کی وجہ سے مختلف مقامات پر تعزیری پولیس بٹھانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں سے تین لاکھ روپیہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ پولیس کی بھرتی شروع کر دی گئی ہے۔

لاہور۔ شہیدی اکالی کانفرنس کا جو کھلا اجلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ موجودہ حالات میں خاص طور پر اکالی جتھہ بندی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب امریکہ سے پہلے سے زیادہ ہر قسم کا گولہ بارود اور سامان جنگ آنا شروع ہو جائے گا۔ اتحادیوں نے سامان خریدنے کے لئے جو کمیشن وہاں بھیجا تھا۔ وہ حکومت امریکہ سے زائد سامان خریدنے کا انتظام کر رہا ہے

بحیرہ شمالی میں برطانوی اور جرمن بیڑے میں لڑائی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ مگر ابھی اس کی تفاصیل نہیں آئیں

نیو یارک ۱۰ جون امریکن جہاز "پریذیڈنٹ روزویلٹ" یورپ سے سات سو امریکنوں کو لے کر یہاں واپس پہنچ گیا ہے۔ جب یہ جہاز روانہ ہوا تو برلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مسٹر چرچل نے اسے غرق کر دینے کا حکم دیا ہے۔ تا یہ الزام جرمنی کے سر پر تھوپا جائے۔ مگر اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا ہے

شملہ ۱۰ جون۔ حکومت ہند نے ریزرو بنک آف انڈیا۔ اور امپیریل بنک سے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ لوگوں کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے سکوں کی کافی مقدار مہیا رکھیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی